سندھی زبان میں قرآن پاک کے تراجم اوران کی علمی وادبی خصوصیات

ڈاکٹرعبدالرزاق گھانگھرو ☆

The Valley of Mehran in this respect can be declared a fortunate region of land as during the Prophethood the companions of the Prophet (PBUH) had blessed this place with their presence. As a result of the initial stages of the preaching of Islam, the Holy Quran was translated into Sindhi language. Sindhi language has the honour of having the first proper translation of the Holy Quran in Indo Pak subcontinent. The introduction of translation done in Sindhi language and a brief but concise outline of its educational and literary qualities are presented here in this article.

اسلام علمی لحاظ سے ایک دعوتی مذہب ہے۔ یہی سبب ہے کہ اسلام کے بانی حضرت محمد ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حیات طیبہ اسلامی تعلیم، تبلیغ وتلقین کا منبع ومرکز ہے۔ آپ ﷺ داعیان اسلام کے ایک بڑے سلسلہ کے رہنما ورہبر ہیں۔جن کے بدولت دنیا کے ہر گوشہ میں ایمان اور اسلام کی دولت پہنچی۔اسلام جب عرب کے حدود سے نکل کر دنیا کے دور دراز علاقہ جات تک پہنچا، تو عرب وعجم کا آپس میں سنگم پیدا ہوا، اوران علاقعوں میں اسلامی حکومتیں قائم ہوئیں۔اسلام کے بدولت ان حصوں میں سیاسی، سماجی، معاشی ومعاشرتی تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ عربی عربوں کی مادری زبان اورقرآن پاک مسلمانوں کی مذہبی کتاب ہے۔جس کو سمجھے بغیر اسلام کے حقیقی روح تک رسائی میں دقت محسوس ہورہی تھی، اس لئے اس وقت کے علماء اور مبلغین نے محسوس کیا، کہ اسلام کے حقیقی روح کو حاصل کرنے کے لیے قرآن پاک کا غیرعربی زبان میں ترجمہ کرنا انتہائی ضروری ہے، تاکہ تمام قومیں جغرافیائی، تہذیبی، ثقافتی اور مذہبی نقطہ نظر سے آپس میں ہم آہنگ ہوسکیں۔اس نقطۂ نظر کو سامنے رکھتے ہوئے اسلام کے اولین علماء وفقہاء نے

☆ پروفیسر اسلامک اسٹڈیز، مہران یونیورسٹی آف انجنیرنگ اینڈ ٹیکنالوجی جام شورو سندھ۔

قرآن پاک کا غیر عربی زبانوں میں ترجمہ کرنے کے متعلق موافقت ومخالفت میں اپنی آراء کو پیش کیا۔ (۱) آخر کار اس علمی وفقہی بحث ومباحثہ کا یہ نتیجہ اخذ کیا گیا، کہ قرآن پاک کے ترجمے کے سلسلے میں اس بات کا خیال رکھا جائے، کہ قرآن پاک کے عربی متن کا تقدس زائل نہ ہو۔ ڈاکٹر سید عبداللہ نے دائرہ معارف اسلامیہ، جلد 1/16 میں اس مسئلے پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ (۲) مفتی محمد شفیع نے جواہر الفقہ، جلد اول سے مختلف فقہاء کی آرا کی روشنی میں تحریر کیا ہے، کہ غیر عربی زبان میں ترجمہ کرتے وقت اصل عربی متن ضرور شامل ہو، تاکہ قرآن پاک کے اصل عربی عبارت کی اصلیت قائم ودائم رہے۔ (۳) برصغیر پاک وہند میں یہ مسئلہ بھی کافی اختلافی رہا ہے۔

مشہور محقق وعالم دین شاہ ولی اللہ دہلوی نے ۱۷۶۲ء میں قرآن پاک کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا، تو اس وقت کے کچھ علماء نے اس پر اعتراضات کئے تھے اور شاہ ولی اللہ کے اس ترجمہ کرنے کو بدعت قرار دیا تھا۔ اور یہ فتوی صادر کیا تھا، کہ شاہ ولی اللہ کا یہ فعل سراسر کفر والحاد ہے۔ (۴) سندھ میں انگریز دور حکومت میں مولانا سید تاج محمود امروٹی نے بغیر عربی متن کے سن ۱۸۹۶ء میں قرآن پاک کا سندھی ترجمہ شایع کرایا تو اس پر بھی اعتراضات کئے گئے۔ (۵) دراصل علماء وفقہاء کا اس سلسلے میں اعتراضات کا منشا یہ تھا کہ آگے چل کر ایسا نہ ہو، کہ قرآن پاک کے اصل عربی متن کی عزت واحترام میں کمی واقع ہو۔ قیام پاکستان کے بعد کچھ ناعاقبت اندیش افراد نے نماز میں عربی متن کے بجائے اس کے مفہوم کو مادری زبان میں پڑھنے کی اجازت دینے کی کوشش کی تھی، لیکن علمائے حق کے بروقت اقدام سے یہ فتنہ سر نہ اٹھا سکا اور ہمیشہ کے لیے دفن ہوگیا۔

برصغیر پاک وہند میں سندھ پہلا خطہ ہے، جہاں اسلام سب سے پہلے پہنچا اور ان کے منور شعاعوں نے باقی برصغیر کو منور کیا۔ تاریخی لحاظ سے قرآن پاک کے سمجھنے اور سمجھانے میں یہاں کے علماء نے بڑا علمی وتحقیقی کام کیا ہے۔ سن ۲۷۰ھ / ۸۸۳ء عربی میں دور حکومت میں سندھ میں اندرونی خلفشار کے باعث کئی چھوٹی ریاستیں وجود میں آئیں۔ (۶) جن میں منصورہ ریاست پر ہباری خاندان کا تسلط قائم ہوا۔ منصورہ کے مسلمان حاکم عبداللہ بن عمر ہباری نے الور کے ھندو راجا کی درخواست پر ان کی خدمت میں ایک عالم کو بھیجا تھا، جنھوں نے ان کے دربار میں قرآن پاک کا ترجمہ پیش کیا تھا۔ مشہور مؤرخ بزرگ بن شہریار کی اس روایت کو برصغیر ہندوپاک کے بلند مرتبہ مؤرخین نے بھی نقل کیا ہے۔ (۷) لیکن اس ترجمہ کی ترتیب اور املاکے متعلق وثوق سے کچھ

نہیں کہا جاسکتا۔ البتہ اتنا ضرور ہے، کہ برصغیر میں قرآن پاک کے سب سے پہلے ترجمہ کرنے کا اعزاز سندھ کو حاصل ہے۔ (۸) عربی حکومت کے خاتمہ کے بعد سندھ میں سومرہ، سمہ، ارغون، ترخان اور مغل خاندان برسرِ اقتدار آئے۔ ان ادوار میں سندھ میں اسلامی علوم وفنون کے مدارس ومکاتب کا ذکر برصغیر ہندوپاک کے قدیم تاریخی تذکروں میں عام طور پر ملتا ہے۔ضرور ان ادوار میں قرآن پاک کے تراجم پر کام کیا گیا ہوگا لیکن افسوس کہ ان ادوار میں قرآن پاک کے تفاسیر کا ذکر تو ملتا ہے، لیکن خالص تراجم کے متعلق کوئی مستند احوال موجود نہیں ہے البتہ ارغون وترخان دور میں مخدوم نوح ہالائی (۹۹۸ھ /۱۵۸۹ء) نے باقاعدہ خالص قرآن پاک کا فارسی ترجمہ کیا، جو زمانہ کے انقلابات کے باوجود محفوظ حالت میں دستیاب ہوا ہے۔ (۹) یہ ترجمہ علامہ مصطفٰی قاسمی کی سعی وتحقیق سے سندھی ادبی بورڈ حیدرآباد نے شایع کرایا ہے۔ یہ ترجمہ برصغیر پاک وہند کے مشہور محقق شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے ترجمہ سے بھی پہلے تالیف کیا گیا ہے۔ اس لحاظ ہم اس رائے میں حق بجانب ہیں کہ برصغیر میں فارسی زبان میں ترجمہ کرنے کا پہلا اعزاز بھی سندھ کو حاصل ہے۔ اس دور میں سندھی علماء میں ایک تحریک نے جنم لیا کہ اسلامی علوم وفنون کی تصانیف مادری زبان سندھی میں کی جائیں، تاکہ عام سندھی خواندہ اس سے مستفیض ہوسکیں۔ (۱۰) اس تحریک کے نتیجہ میں سندھ میں مادری زبان سندھی میں تصنیف وتالیف شروع ہوئی۔ ابتدا میں یہ تمام تصانیف قدیم سندھی شاعری میں ہوئی۔ اس ضمن میں مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی اور دیگر علمائے سندھ نے قرآن پاک کے تفاسیر تالیف کئے، لیکن اس دور میں خالص ترجمہ کے متعلق سندھ کی ادبی تاریخ میں کوئی ذکر موجود نہیں ہے اور نہ ہی اس قسم کا کوئی تحریری مواد دستیاب ہوسکا ہے۔ کلھوڑا دور میں مروج سندھی شاعری اپنی ارتقائی منازل طے کرکے جب نثر کی شکل میں وجود میں آئی، تو سندھ میں خالص نثر میں تراجم کی شروعات ہوئی۔ (۱۱) اور یہ سلسلہ الحمدللہ اب تک جاری ہے اوران شاءاللہ قیامت تک جاری رہے۔ ہم نے اس سلسلہ میں سندھی زبان میں قرآن پاک کے خالص سندھی تراجم پر اب تک جتنا کام ہوسکا، اس کو اس مختصر مقالہ میں سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔

(۱) قرآن مجید مترجم (آخوند عزیز اللہ مٹیاروی):

یہ سندھی زبان میں قرآن پاک کا اولین ترجمہ ہے اس کا مترجم ٹالپر دور حکومت (۱۱۹۷ھ / ۱۷۸۳ء) کے ایک بلند مرتبہ یگانہ روزگار عالم آخوند عزیز اللہ مٹیاروی (۱۲۸۳ھ /۱۸۵۶ء) ہیں۔

قاضی عزیز اللہ کا تعلق مٹیاری کے مشہور علمی خاندان سے ہے۔ آپ ایک بڑے عالم وفاضل اور قابل بزرگ تھے۔ مٹیاری کے مشہور عالم مخدوم عثمان سے جملہ علوم کی تحصیل کی اور ایک برجستہ عالم بن گئے۔ نقشبندی طریقہ میں انہوں نے لواری والے بزرگوں سے بیعت کی۔ اس وقت لواری بڑا علمی مرکز تھا۔ قاضی صاحب زیادہ تر لواری میں رہتے تھے اور ساتھ ہی فتویٰ نویسی اور تصنیف وتالیف کا بھی کام کرتے تھے۔ (۱۲) آخوند عزیز اللہ سے پہلے سندھی زبان میں جتنے بھی قرآن پاک کے تراجم دستیاب ہوئے ہیں، ان کی نوعیت تفسیر کی ہے۔ اس لئے ان کو فنی لحاظ سے تراجم میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ اس سے پہلے سندھی نثر کے بجائے الف اشباع کی طرز پر قدیم سندھی ابیات میں علمائے سندھ نے اسلامی علوم وفنون کی کتب تصانیف کی ہیں۔ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی (م ۱۱۶۴ھ / ۱۷۵۰ء) کی 'تفسیر ہاشمی' بھی قدیم سندھی ابیات میں ہے۔ (۱۳) اس لحاظ سے آخوند عزیز اللہ پہلے سندھی عالم ہیں، جنہوں نے قدیم سندھی شاعری سے ہٹ کر خالص سندھی نثر میں قرآن پاک کا ترجمہ کیا ہے۔ یہ ترجمہ بعد میں آنے والے علمائے سندھ کے لیے ایک رہنما ورہبر کی حیثیت رکھتا ہے۔ (۱۴) آخوند عزیز اللہ کا یہ سندھی ترجمہ سب سے پہلے قاضی محمد ابراہیم نے سن ۱۲۵۷ھ / ۱۸۷۰ء میں محمدی پریس گجرات بھارت سے لیتھو میں چھپوا کر شایع کرایا۔ اس کے بعد اسی ترجمہ کو عبدالصمد ولد محمد مقیم نورنگ پوتہ نے سن ۱۲۹۳ھ / ۱۸۷۶ء میں مرغوب ہردیار چھاپخانہ بمبئی سے دوسری مرتبہ شایع کرایا۔ اسی طرح یہ ترجمہ تیسری مرتبہ کریمی پریس بمبئی سے ۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۲ء میں شایع ہوا۔ اس آخری ایڈیشن کی خصوصیت یہ ہے کہ آخوند عزیز اللہ مٹیاروی کے سندھی ترجمے کے نیچے برصغیر کے مشہور مفکر وعالم شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا فارسی ترجمہ بھی دیا گیا ہے، اور ساتھ ہی حواشی پر جو آیات کا فارسی زبان میں شان نزول دیا گیا ہے، اس کو شیخ سعدی کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۲ء والا یہ نسخہ ۸۰۱ صفحات پر مشتمل ہے۔

علمی وفنی لحاظ سے آخوند عزیز اللہ مٹیاروی کا یہ ترجمہ قدیم سندھی ادب میں اپنی نوعیت کا اولین اور بنیادی ترجمہ ہے۔ اس ترجمہ کی مقبولیت کے متعلق علامہ غلام مصطفٰی قاسمی رقمطراز ہیں کہ سارے سندھ میں یہ ترجمہ رواج میں تھا، اس لئے سندھ کی ہر مسجد میں یہ ترجمہ عام طور موجود نظر آتا تھا'۔ (۱۵)

(۲) قرآن مترجم ومحشی (مولانا محمد صدیق نورنگ پوتہ):

قرآن پاک کے اس سندھی ترجمے کا مترجم مولانا محمد صدیق ولد مخدوم عبدالرحمان، سندھ کے علمی ومذہبی خاندان مخدوم نورنگ (۱۶) کی اولاد میں سے اپنے وقت کے مشہور عالم اور صوفی بزرگ تھے۔ مولانا محمد صدیق کی ابتدائی تعلیم کے متعلق سندھ کے ادبی تذکرے خاموش ہیں۔ مولانا دین محمد وفائی نے اپنے مشہور ''تذکرہ مشاہیر سندھ'' میں صرف لکھا ہے کہ وہ سندھ میں مروج علوم کی تحصیل کے بعد ممبئ منتقل ہوئے، اور وہاں ان کے خاندان کے کاٹھیاواڑی مرید تھے۔ ممبئ میں انہوں نے اشاعت علم اور بالخصوص قدیم سندھی دینی کتب کی طباعت کے لیۓ ایک چھاپ خانہ ''مطبع حسینی'' کے نام سے قائم کیا تھا۔ (۱۷)

مولانا محمد صدیق کا یہ سندھی ترجمہ آخوند عزیز اللہ کے بعد قرآن پاک کے سندھی تراجم میں قدیم ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ سب سے پہلے ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں مولانا محمد صدیق نے اپنی قائم کردہ ''مطبع حسینی'' سے طبع کر کے شایع کرایا۔ اس ترجمہ کے آخر میں مولانا حافظ نعمت اللہ کاشمیری نے طباعت کی مادہ تاریخ اس طرح مرقوم کی ہے۔

قد طبع مصحف مجید

لا مثل لھا ولا مماثل (۱۸)

۱۲۹۵ء

یہ ترجمہ سندھ میں اس قدر مقبول ہوا کہ سن ۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۴ء میں اس کو دوبارہ شایع کرایا گیا۔ اسی طرح مولانا محمد صدیق کے وفات کے بعد ان کے فرزند مولانا عبد اللطیف نے سن ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء میں سندھ کے علمی حلقوں کے بہت زیادہ اسرار پر اسی ترجمے کو سہ بار شایع کرایا۔ اس طبع شدہ ترجمے کی تفریظ مولانا منیر الدین جبل پوری نے لکھی ہے، جس میں طباعت کی مادہ تاریخ اس طرح لکھائی ہے۔

کلام پاک مترجم بحرف عام سندھ۔ (۱۹)

اس کے بعد یہ ترجمہ چوتھی مرتبہ ۱۹۳۶ء میں دین محمدی اینڈ سنز تاجران کتب لاہور نے شایع کرایا۔ اس لحاظ سے اس ترجمہ سے نصف صدی سے زیادہ تک سندھ کے لوگ مستفیض ہوتے رہے۔

مولانا محمد صدیق کے اس ترجمے کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ترجمہ آخوند عزیز اللہ کے ترجمے کے طرز پر قدیم سندھی میں معمولی تبدیلی کے ساتھ تحت اللفظ میں ہے۔ آخوند عزیز اللہ کی سندھی عبارت عربی نوعیت پر دقیق ہے اور مولانا محمد صدیق کی عبارت اس سے کچھ قدر فصیح و عام فہم ہے۔ اس کے باوجود ترجمے میں استعمال شدہ قدیم سندھی الفاظ، محاورات اور اصطلاحات اکثر متروک ہو چکے ہیں۔ مولانا محمد صدیق نے قدیم سندھی الفاظ کو املا کرنے وقت عربی صورت خطی کی طرح اعرابیں استعمال کی گئی ہیں۔ آخوند عزیز اللہ کے بعد مولانا محمد صدیق کا یہ ترجمہ قرآن پاک کے سندھی تراجم میں اپنی نوعیت کا منفرد ترجمہ شمار ہوتا ہے۔

(۳) قرآن پاک مترجم مع مختصر حاشیہ (قاضی شرف الدین سیوہانی):

قاضی شرف الدین سیوھانی کا تعلق سندھ کے قدیم تاریخی شہر سیوھن سے ہے۔ سندھ کے ادبی تذکرے قاضی صاحب کے احوال کے متعلق خاموش نظر آتے ہیں۔ اس لئے ان کی زندگی کے متعلق قطعی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ انہوں نے علم کی تحصیل کس طرح کی اور اس مذکورہ ترجمے کے علاوہ اور کیا علمی و تحقیقی خدمات سرانجام دیں۔ قاضی شرف الدین کا یہ سندھی ترجمہ بمع مختصر حواشی ابھی تک خطی شکل میں انسٹیٹیوٹ آف سندھ لوجی جام شورو میں موجود ہے۔ یہ ترجمہ ۲۰x۳۲ س۔م کی تقطیع میں ۱۰۴۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ ترجمے کے آخر میں مترجم قاضی شرف الدین نے ترجمے کی مادہ تاریخ درج کی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے، کہ قاضی شرف الدین نے یہ ترجمہ کرنے میں دو سال صرف کئے۔ اور جمعہ کے دن ۱۳ رجب المرجب ۱۳۲۵ھ میں اسے مکمل کیا۔ (۲۰) ترجمہ تحت اللفظ ہے اور کچھ آیات کے ترجمہ کرتے ہوئے، حواشی پر مختصر وضاحتی توضیح کے لئے مختصر شان نزول بھی رقم کیا ہوا ہے، جو ایک بڑی علمی خدمت ہے۔ قاضی شرف الدین نے چونکہ اپنی عبارت میں فصاحت و بلاغت کو قائم رکھنے کی حتی المقدور کوشش کی ہے لیکن پھر بھی کئی مقامات پر سندھی عبارت کچھ قدر دقیق بھی محسوس ہوتی ہے۔ اس ترجمہ کی بڑی خوبی یہ ہے کہ قاضی صاحب نے ترجمہ کرتے وقت زائد الفاظ استعمال نہیں کئے ہیں۔ ایک صدی گزرنے کے باوجود سندھ کے کسی علمی، تحقیقی اور اشاعتی ادارہ نے اس ترجمہ کی اشاعت کے طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے۔ ہماری رائے میں اگر جدید طرز پر اس ترجمہ کو ایڈٹ کر کے شایع کیا جائے، تو سندھ کے عام خواندہ

اس سے بہت مستفیض ہو سکتے ہیں۔

(۴) رفیع الشان قرآن عظیم مترجم (مولانا سید تاج محمود امروٹی):

قرآن پاک کا یہ بامحاورہ ترجمہ سندھ کے بلند مرتبہ عالم اور روحانی بزرگ مولانا سید تاج محمود امروٹی نے کیا ہے۔ مولانا تاج محمود امروٹی بڑے عالم، فاضل اور عارف کامل تھے۔ ان کی علمیت وروحانیت کی وجہ سے سندھ کے دوردراز سے لوگ ان کی صحبت میں حاضر ہوتے تھے۔ تحریک آزادی میں بھرپور حصہ لیا اور ہجرت تحریک کے دوران افغانستان جانے والوں کی قیادت کی، ان کی نظر میں مسلمانوں میں تعمیری انقلاب قرآنی تعلیمات کو عام کرنے سے ہی آسکتا ہے۔ اس لئے قرآن پاک کی سورۂ یٰس اور سورۂ رحمٰن کا منظوم ترجمہ وتفسیر تالیف کیا۔ (۲۱) اس کے علاوہ قرآن پاک کا مکمل ترجمہ بھی کیا تھا۔ مولانا سید امروٹی نے یہ ترجمہ سن ۱۳۱۲ھ /۱۸۹۶ء میں ترجمہ کرنا شروع کیا تھا۔ اور ان کی زندگی ہی میں یہ ترجمہ الحق پریس سکھر سندھ سے تین حصوں میں سن ۱۳۳۵ھ /۱۹۱۶ء میں شایع ہوا۔ مولانا امروٹی کا یہ ترجمہ اپنی نوعیت کا پہلا سندھی ترجمہ ہے، جس میں قرآن پاک کے عربی متن کے بغیر صرف آیات کا نمبر دے کر ترجمہ شایع کیا گیا۔ (۲۲) اس بغیر عربی متن کے ترجمے کی اشاعت پر اس دور کے ایک بڑے عالم اور صاحب منطق مولانا قمر الدین انڈھڑ پنو عاقل والے نے سختی سے اعتراض اٹھائے اور مولانا امروٹی کے اس طرح ترجمہ شایع کرانے کو کفریہ عمل قرار دیا۔ نہ صرف یہ بلکہ خود اسی مسئلہ پر مولانا امروٹی سے مناظرہ اور بحث کرنے کیلئے امروٹ تشریف لے آئے۔ مولانا امروٹی نے بغیر کسی بحث کے مولانا قمرالدین کو یہ یقین دلایا، کہ آئندہ یہ ترجمہ بغیر عربی متن کے شایع نہیں کرایا جائے گا۔ (۲۳) اس کے بعد یہ ترجمہ کئی مرتبہ مولانا احمد علی لاہوری کے سعی وکوشش سے لاہور سے متواتر شایع ہوتا رہا۔ یہ ترجمہ سندھ میں اتنا مقبول اور عام ہے، کہ پاکستان کا مشہور اشاعتی ادارہ تاج کمپنی لمیٹڈ نہایت خوبصورت اور عکسی ایڈیشن مسلسل شایع کرتا رہا ہے اور ابھی تک شایع ہو رہا ہے۔

مولانا تاج محمود امروٹی کا یہ ترجمہ سندھی زبان میں پہلا بامحاورہ اور معیاری ترجمہ ہے۔ اس سے پہلے جتنے بھی تراجم سندھی زبان میں تالیف کئے گئے ہیں، وہ جدید سندھی نثری خصوصیات سے خالی ہیں۔ مولانا امروٹی کا یہ ترجمہ سادہ، فصیح وبلیغ ترجمہ ہے، جس سے جدید تعلیم یافتہ اور کم خواندہ

یکساں طور پر مستفیض ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مولانا امروٹی نے قرآنی عبارات کو ترجمہ کرتے ہوئے، بریکیٹ میں زائد الفاظ دیکر آیت کے مفہوم کو زیادہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ مولانا تاج محمود کے اس ترجمے کے بارے میں ڈاکٹر محمود شاہ بخاری 'حضرت مولانا سید تاج محمود امروٹی کی علمی، ادبی ودینی خدمات' پر اپنے پی۔ایچ۔ڈی کے مقالہ میں رقمطراز ہیں کہ، مولانا امروٹی کا قرآن پاک کا یہ ترجمہ ہر نقطۂ نظر سے اعلیٰ اور افضل نظر آتا ہے۔ یہ ترجمہ فصاحت وبلاغت کی تمام خصوصیات سے مزین ہے۔ اور اس بات میں کوئی مبالغہ نہیں کہ یہ ترجمہ سندھی دینی ادب کا ایک قیمتی اثاثہ ہے اور اسے کے پڑھنے میں شستگی اور روانی قائم ودائم ہے۔ (۲۴)

سندھ کے مشہور محقق اور عالم علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی کی رائے ہے کہ یہ ترجمہ سندھ میں اتنا مقبول اور مستند ہے کہ مولانا امروٹی کے بعد سندھ کے جن علماء کرام نے قرآن پاک کے ترجمے کرنے کی طبع آزمائی کی ہے، اس نے مولانا امروٹی کے ترجمہ کو ضرور اپنے سامنے رکھا ہوا ہوگا۔ یہ ترجمہ مولانا امروٹی کی زندگی سے لے کر آج تک سندھ کے ہر مکتب فکر کے ہاں مقبول ہے اور مسلسل شایع ہو رہا ہے اور شاید ہی سندھ کی کوئی مسجد اس ترجمہ سے خالی نظر آتی ہو۔ (۲۵)

(۵) قرآن مجید وفرقان حمید مترجم (مولانا نور محمد عادلپوری):

قرآن پاک کا یہ سندھی ترجمہ بمع حواشی مولانا نور محمد عادل پوری (م ۱۳۶۵ھ / ۱۹۴۴ء) نے کیا ہے۔ مولانا عادل پوری نے یہ ترجمہ بمع حواشی ۱۰ ذوالحج ۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۸ء سے شروع کیا اور ماہ شوال ۱۳۴۷ھ / ۱۹۲۹ء میں مکمل کیا۔ (۲۶) ترجمہ حاجی ملک دین محمد اینڈ سنز تاجران کتب لاہور کے تعاون سے ۱۳۴۸ھ / ۱۹۳۰ء میں کریمی پریس لاہور سے شایع ہوا۔ یہ ترجمہ بڑے سائیز کے ۹۶۵ صفحات پر مشتمل ہے۔

مولانا نور محمد عادل پوری کا یہ ترجمہ بامحاورہ اور عام فہم سندھی میں ہے۔ ترجمہ کی شروعات میں قرآن پاک کی سورتوں کی فہرست، حضور ﷺ کی سوانح حیات، ہر ایک سورت کی فضیلت اور قرأۃ وتجوید کے متعلق اہم نکات سمجھائے گئے ہیں۔ حواشی پر آیات کا مختصر شان نزول اور فقہی توضیحات مولانا عادل پوری کی علمیت کو نمایاں کرتی ہیں۔ مولانا نور محمد کا یہ ترجمہ تحت اللفظ نہیں

ہے، بلکہ جدید سندھی نثر کے اصولوں پر مبنی ہے۔ ترجمہ میں کہیں بھی اصل عربی آیت کا نفس مضمون مجروح نہیں ہوتا۔ مولانا کا تعلق چونکہ شمالی سندھ سے ہے، اس لئے ترجمہ میں اس علاقے میں مروجہ الفاظ جابجا نظر آتے ہیں۔ یہ ترجمہ اپنی علمی اور لسانی خصوصیات کی بنیاد پر سندھ میں مقبول رہا ہے۔

(٦) مقبول عام قرآن پاک مترجم (مولانا عبدالرحیم منگھی):

قرآن پاک کا یہ مقبولِ عام سندھی ترجمہ مولانا عبدالرحیم منگھی (م۱۹۴۳ء) نے کیا ہے۔ مولانا عبدالرحیم منگھی (م۱۹۴۳ء) سندھ کے قومی تعلیمی ادارہ ''سندھ مدرسۃ الاسلام'' میں فقہ کے استاد تھے۔ درس وتدریس کے ساتھ تصنیف وتالیف کا بھی کام سرانجام دیا اور ۲۲ کتب تصنیف کیں، جن میں اکثر شایع ہوئیں۔ کچھ مختصر تفاسیر کے علاوہ سندھی زبان میں مکمل ترجمہ بھی تالیف کیا۔ (۲۷) مولانا عبدالرحیم کا یہ ترجمہ بڑے سائیز میں ۱۹۴۰ء میں صابر الیکٹرک پریس لاہور سے شیخ عبدالعزیز عرب سابق ایڈیٹر 'الحق' نے جھونا مارکیٹ کراچی سے شایع کرایا۔ اس ترجمہ کے شروع میں مترجم کا نام درج نہیں ہے۔ صرف یہ مرقوم ہے کہ یہ ترجمہ سندھ کے مستند علماء کی جماعت سے تیار کرایا گیا ہے۔ علامہ غلام مصطفٰی قاسمی نے اپنے مشہور مقالہ میں اس بات کی تصدیق کی ہے کہ عباسیہ کتب خانہ کراچی کے عبدالرسول صاحب کے توسط سے انہیں معلوم ہوا، کہ اس ترجمہ کا اصل مترجم مولانا عبدالرحیم منگھی ہیں (۲۸)۔ اس ترجمے میں سندھی ترجمے کے نیچے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا فارسی ترجمہ 'فتح الرحمان' اور بعد میں ان کے فرزند شاہ رفیع الدین کا ترجمہ بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس طرح اس ترجمے میں تین ترجمے شامل کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ حواشی پر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی تفسیر 'موضح القرآن' کا سندھی میں ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ ترجمہ سندھی، فارسی، اور اردو خواندہ قارئین کے لئے بیک وقت مفید ہوجاتا ہے۔ یہ ترجمہ ٦٥٦ صفحات پر مشتمل ہے۔ ۲۰۰۳ میں سندھیکا اکیڈمی کراچی نے اس ترجمہ کو دوبارہ شایع کرایا ہے، اس میں ہر ورق پر عربی متن اور اس کے سامنے مولانا عبدالرحیم کا سندھی ترجمہ اور اس کے سامنے موضح القرآن کا سندھی ترجمہ دیا گیا ہے، جوایک علمی ودینی خدمت ہے۔

مولانا عبدالرحیم کا یہ سندھی ترجمہ بامحاورہ ہے، سادہ، فصیح وبلیغ سندھی الفاظ استعمال کئے گئے

ہیں۔ترجمے میں اصل سندھی زبان محاورات وتشبیہات استعمال کی گئی ہیں،اس لئے یہ ترجمہ بے جا تصنع وتکلف سے پاک نظر آتا ہے۔نصف صدی گزرنے کے بعد یہ ترجمہ دوبارہ شایع ہوا ہے، تب بھی جدید نثر کی تمام خصوصیات اس میں قائم ہیں۔ یہ ترجمہ سندھی زبان کی بہترین تراجم میں شمار ہوتا ہے۔

(۷) الاھی آواز جوآلاپ (حاجی شاہ نواز پیرزادہ):

یہ قرآن پاک کا سندھی زبان میں بغیر عربی متن کے بامحاورہ ترجمہ ہے۔اس کا مترجم حاجی شاہ نواز پیرزادہ (م۱۹۷۴ء) ہے۔ یہ ترجمہ دوحصوں میں ہے،جس میں تقریباً مکمل قرآن پاک کا ترجمہ شامل کیا گیا ہے۔ ہر ایک حصہ پندرہ پندرہ پاروں پر مشتمل ہے۔'الاھی آواز جوآلاپ' کے نام سے یہ ترجمہ سن ۱۹۴۷ء میں چندن پرنٹنگ پریس حیدرآباد سے دیوان کرم چند نے طبع کرایا۔ یہ ترجمہ کراؤن سائیز کے ۵۲۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

یہ ترجمہ آزادی کے بعد شایع ہونے والے سندھی تراجم میں اولین ترجمہ ہے۔ترجمہ کے شروع میں حاجی شاہ نواز نے برصغیر پاک وہند پر برطانوی حکومت کے خاتمے کے بعد سندھ میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کا تجزیہ کرتے ہوئے،قرآنی تعلیم اوراس کے سمجھنے کی افادیت پر زور دیا ہے۔اور ان کی نظر میں قرآن پاک کے معنٰی ومطلب کو عام آدمی تک پہنچانے کی اشد ضرورت ہے۔قرآن پاک عربی زبان میں ہے،اس لئے بغیر عربی پر دسترس ہونے کے قرآن پاک سمجھنا آسان نہیں۔اس اہمیت کے پیش نظر انہوں نے قرآن پاک کا بامحاورہ سندھی نثر میں یہ ترجمہ تیار کیا۔(۲۹)

حاجی شاہ نواز نے کئی آیات کا ترجمہ کرتے وقت تحت اللفظ ترجمے کے بجائے ادائے مفہوم اور فصاحت مطالب کو زیادہ پیش نظر رکھا ہے،اوراکثر خطابت والے انداز میں آیات کے مفہوم کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔اس ترجمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ قابل احترام مترجم نے آیات کے نمبر دے کر آخر میں کچھ وضاحتیں بیان کی ہیں۔قرآن کے جن مذہبی اور تاریخی مقامات کا ذکر کیا ہے، ان کے متعلق کی مشاہداتی رائے کو بھی ان وضاحتی نوٹس میں علمی لحاظ سے دلچسپ اور عام فہم انداز پیش کیا ہے۔(۳۰) اس لحاظ سے سندھی زبان میں اپنی نوعیت کا یہ منفرد ترجمہ ہے۔

(۸) قرآن پاک مترجم بیان القرآان (مولانا عبداللہ کھڈھری):

قرآن پاک کے اس سندھی ترجمہ کا مترجم مولانا عبداللہ کھڈھری (م۱۹۶۴ء) ہے۔مولانا

عبداللہ کا شمار سندھ کے بلند مرتبہ علماء میں ہوتا ہے۔ دینی علوم کی تحصیل اپنے والد مولانا محمد عمر اور دادا مولانا عبدالغنی سے کی۔ اصول حدیث کی تعلیم مولانا عبداللہ سندھی سے حاصل کی۔ ان کی مسند درس سے سندھ کے کئی نامور علماء نے فیض حاصل کیا۔ کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ (۳۱) مولانا صاحب کا یہ ترجمہ صرف قرآن پاک کے پہلے پانچ پاروں کا ترجمہ ہے۔ اس ترجمہ کو شیخ عبدالعزیز عرب نے نذیر پرنٹنگ پریس کرچی سے ۱۹۴۸ء میں شایع کرایا۔ یہ ترجمہ ڈیمی سائیز کے ۱۲۰ صفحات پر مشتمل ہے۔

مولانا عبداللہ کا یہ ترجمہ تحت اللفظ ترجمہ ہے۔ ہر ایک آیت کے عربی متن کے نیچے اس طرح ترجمہ دیا گیا ہے کہ کہیں بھی زائد الفاظ شامل نہیں کئے گئے ہیں۔ یہ اس ترجمے بڑی خصوصیت ہے۔ باوجودیکہ ترجمہ تحت اللفظ ہے، لیکن پھر بھی سندھی عبارت جدید نثر نویسی کے اصولوں پر قائم ہے اور زبان واسلوب بیان کے لحاظ سے عام فہم ومطلب خیز ہے۔ یہ ترجمہ اس وقت نایاب ہے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مولانا عبداللہ نے باقی قرآن کا ترجمہ مکمل کیا ہو لیکن اس کے بارے میں وثوق سے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

(۹) قرآن مجید مترجم (مقتدر ومستند علمائے سندھ):

اس قرآن پاک کے ترجمہ کے مترجم کا نام سرورق پر موجود نہیں ہے۔ صرف یہ لکھا گیا ہے کہ یہ ترجمہ سندھ کے مقتدر ومستند علماء کی نگرانی میں تیار کرایا گیا ہے۔ یہ قرآن پاک کا مکمل ترجمہ مقبول عام کتب خانہ فریئر روڈ سکھر نے طبع کرایا ہے اور ڈیمی سائیز کے ۷۲۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ سندھی زبان میں بامحاورہ ترجمہ ہے۔ ترجمہ قواعد صرف ونحو ولغت عرب کے مطابق ہے اور اس میں فصاحت، بلاغت اور جدید نثر نویسی کی تمام خصوصیات موجود ہیں۔ مجموعی طور پر یہ ترجمہ سادہ اور عام فہم ہے اور مقبول تراجم میں شمار ہوتا ہے۔

(۱۰) قرآن مجید مترجم وحواشی (مولانا قاضی عبدالرزاق):

قرآن پاک کا یہ مکمل ترجمہ مولانا قاضی عبدالرزاق نے کیا ہے۔ قاضی عبدالرزاق کا تعلق روہڑی کے علمی خاندان سے ہے۔ ۱۹۱۲ء میں کراچی کے مشہور خالق ڈنہ ہال میں مولانا عبیداللہ سندھی کی تقریر سے متاثر ہوئے۔ عصری علوم کی تعلیم کو ترک کر کے مدرسہ دارالرشاد پیر جھنڈو

میں مولانا عبیداللہ سندھی اور لاہور میں مولانا احمد علی لاہوری سے دینی علوم میں تحصیل کی۔ سندھ مدرسۃ الاسلام کراچی میں عربی ادب کے استاد کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۶۱ء میں اس فانی جہان سے رحلت کی۔ سندھی زبان میں کئی تصنیف وتالیف کیے۔ خاص طور پر ان کے مختصر تبلیغی و تعلیمی نوعیت کے تفاسیر وقرآن پاک کے تراجم سندھ میں دینی تعلیم واشاعت میں بڑے معاون ثابت ہوئے۔ (۳۲) قاضی صاحب کا یہ ترجمہ طباعت کے لحاظ سے اپنی نوعیت کا منفرد ترجمہ ہے۔ اس ترجمہ میں ہر ورق کے نصف حصے پر عربی متن کے نیچے سندھی میں ترجمہ دیا گیا ہے، اور باقی نصف حصہ پر آیات کا نمبر دے کر ان کی علمی وفقہی توضیحات کی گئی ہیں۔ اس سے پہلے جتنے بھی قرآن پاک کے سندھی تراجم طبع ہو چکے ہیں، ان میں یہ پہلا ترجمہ ہے، جس میں یہ انداز اختیار کیا گیا ہے۔ ترجمہ کے آخر میں عبدالحلیم خوش نویس بلوچستانی کی طرف ترجمہ کی کتابت سال ۱۳۲۹ھ / ۱۹۴۹ء درج ہے۔ ترجمہ کی کتابت کے تقریباً دس سال بعد یہ ترجمہ عباسی کتب خانہ جھونا مارکیٹ کراچی کی طرف سے شایع ہوا۔ یہ ترجمہ ۹۲۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ ترجمے سے پہلے مقدمہ میں قرآن پاک کی تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے قرآن پاک کی خصوصیات، تلاوت کے اصول، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ، اور قرآن پاک کی آیات میں نازل کیے ہوئے مضامین کی فہرست بھی دی گئی ہے۔

قاضی عبدالرزاق کا یہ سندھی ترجمہ بامحاورہ ترجمہ ہے۔ ترجمہ میں قواعد صرف ونحو ولغت عرب کا بہت زیادہ خیال رکھا گیا ہے۔ سندھی زبان اور انداز بیان کے لحاظ سے شستہ وصاف ہے اور معنویت کے لحاظ سے مطلب خیز ہے۔ یہ ترجمہ سندھ کے ہر طبقہ میں مقبول رہا ہے اور سندھی دینی ادب میں بیش بہا اضافہ ہے۔

(۱۱) قرآن شریف مترجم (مولانا محمد عالم سومرو):

قرآن پاک کے اس سندھی ترجمے کا مترجم مولانا محمد عالم سومرو (م۱۹۸۸ء) ہے۔ اس ترجمہ کو ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۳ء میں قومی ہجرہ کاؤنسل اسلام آباد کے تعاون سے پرائما پرنٹرس مینارہ روڈ سکھر سندھ سے شایع کرایا گیا۔ اس ترجمے کے شروع میں مترجم کی طرف سے مقدمہ دیا گیا ہے۔ اس مقدمہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا محمد عالم نے یہ ترجمہ ذوالقعدہ ۱۳۶۷ھ / ۱۹۴۷ء

سے شروع کیا اور ذوالقعدہ ۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۲ء میں مکمل کیا۔(۴۳) یہ مکمل ترجمہ ۷۳۵ صفحات پر مشتمل ہے۔

قرآن پاک کا یہ ترجمہ تحت اللفظ ترجمہ ہے۔ ترجمہ عربی عبارات کے نیچے اس طرح دیا گیا ہے، کہ تھوڑی سی توجہ دینے سے قاری عربی عبارت کی معنی کو آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ ترجمہ میں خالص سندھی الفاظ استعمال کیئے گئے ہیں۔ تحت اللفظ ہونے کی وجہ سے جدید سندھی گرامر کے مطابق نہیں ہے، لیکن پر بھی پڑھنے میں عام فہم، صاف وشستہ ہے۔ ہجرہ کاؤنسل اسلام آباد نے اس سندھی ترجمہ کو شایع کرا کے سندھ میں قرآن فہمی کے فروغ میں معاونت کرکے اپنی ملی ودینی ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے۔

(۱۲) قرآن شریف مترجم (مولانا محمد مدنی):

مولانا محمد مدنی کا یہ مکمل سندھی ترجمہ سلیس اور بامحاورہ سندھی میں ہے۔ مولانا محمد مدنی نے ہالا تعلقہ کے ایک غریب ہندوخاندان میں جنم لیا۔ بچپن سے ہی قرآن پاک سے محبت تھی اور یہ محبت انہیں اسلام میں داخل ہونے کا سبب بنی۔ مسلمان ہونے کے بعد ممبئی کے راستے سندھ سے نقل مکانی کرکے مدینہ منور پہنچ گئے۔ وہاں عرب کے علماء سے علم حاصل کرنے کے ساتھ مولانا حسین احمد مدنی، مولانا محمودالحسن، مولانا خلیل احمد سہارن پوری، مولانا انورشاہ کاشمیری اور مولانا عبیداللہ سندھی جیسے بلند مرتبہ علماء کی صحبت میں علم وعرفان کی منزلیں طے کیں۔(۴۴) مولانا محمد مدنی نے قرآن پاک کی محبت، ذوق وشوق کو عملی جامہ پہنانے کے لیے سندھی زبان میں کا ترجمہ کیا۔ مولانا محمد مدنی نے یہ ترجمہ بڑی محنت وجانفشانی سے جدید طرز پر بامحاورہ کیا ہے۔ یہ ترجمہ پہلے تو مختلف پاروں کی صورت میں الگ الگ شایع ہوتا رہا، لیکن مکمل ترجمہ کی شکل میں ۱۳۷۶ھ /۱۹۵۶ء میں ایجوکیشنل پریس کراچی سے طبع ہوا۔ اس ترجمے کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ حاشیہ پر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے 'فتح الرحمان' کا سندھی ترجمہ حواشی پر دیا گیا ہے۔ فتح الرحمان کا یہ ترجمہ علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی نے کیا ہے۔

مولانا محمد مدنی کے اس ترجمے کے مطالعہ سے واضع ہوتا ہے کہ یہ ترجمہ فصاحت وبلاغت کے تمام خصوصیتوں سے آراستہ ہے۔ سندھی عبارت میں مٹھاس ونغمگی سمائی ہوئی ہے۔ کئی جگھو پر

سندھی محاورات واصطلاحات کو بڑی خبرداری سے ترجمہ میں استعمال کیا گیا ہے۔ یہ ترجمہ سندھ میں مولانا تاج محمود امروٹی کے ترجمہ کی طرح نہایت ئی مقبول ہے۔ اس لئے مولانا امروٹی کے ترجمہ کی طرح بڑی تعداد میں شایع ہوتا رہتا ہے۔ اور یہ موازنہ کرنا مشکل ہے کہ مولانا امروٹی اور مولانا محمد مدنی کے تراجم میں مقبولیت کے لحاظ سے کونسا ترجمہ سندھ میں زیادہ مقبول اور عام ہے۔

(۱۳) قرآن شریف مترجم (مولانا قاضی عبدالرزاق):

یہ مکمل قرآن پاک کا ترجمہ بھی قاضی عبدالرزاق نے کیا ہے۔ اس ترجمہ کو محمد عثمان ڈیپلائی نے جدید طرز پر بلاکس میں ایک طرف قرآن پاک کا عربی متن اور دوسری طرف سندھی ترجمہ دے کر شایع کرایا۔ ڈیپلائی صاحب نے یہ ترجمہ قرآن کمپنی حیدرآباد کی طرف سے شایع کرایا یہ ترجمہ ۴۴۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

قاضی عبدالرزاق کا یہ سندھی ترجمہ اس پہلے ان کے شایع شدہ سندھی تراجم سے مختلف ہے اور با محاورہ سندھی میں ہے۔ ترجمہ میں ادائے مفہوم اور فصاحت مطلب کو پیش نظر رکھا گیا ہے اور معنویت کے لحاظ سے مطلب خیز ہے۔ اس کے علاوہ ترجمہ کرتے ہوئے معروف ومجھول گفتگو کو جدید نثر کے اصولوں کو مدنظر ترتیب دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے قرآن پاک کے اصل مفہوم کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ یہ اس ترجمہ کی بڑی خصوصیت ہے۔ قاضی عبدالرزاق کا یہ سندھی ترجمہ سندھی دینی ادب میں ایک بیش بہا اضافہ ہے۔

(۱۴) قرآن مجید مترجم ومحشی (مولانا قاضی عبدالرزاق):

قرآن پاک کے اس سندھی ترجمے کا مترجم بھی قاضی عبدالرزاق ہے۔ اس ترجمہ کے حواشی پر مولانا اشرف علی تھانوی ؒ کے بیان القرآن کا سندھی ترجمہ دیا گیا ہے۔ اس ترجمہ کو شیخ غلام علی اینڈ سنز تاجران کتب لاہور کے تعاون سے شایع ہوتا رہا ہے۔ یہ ترجمہ ۵۵۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

قاضی عبدالرزاق نے اس ترجمہ میں قرآن پاک کے ترجمہ کے قواعد وضوابط کو مدنظر رکھنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ آپ چونکہ سندھ مدرستہ الاسلام کراچی میں فقہ کے استاد تھے۔ اس لئے درس وتدریس سے وابستگی کے بنا پر ان کی سندھی نثری عبارت میں بہت زیادہ پختگی آچکی تھی، اس لئے اس ترجمہ میں فصاحت وبلاغت کے تمام پہلو نمایاں نظر آتے ہیں۔ آزادی کے بعد اوائل

دنوں میں پنجاب سے کتب فروشوں نے سندھ کے دیہی علاقوں میں اس قرآن پاک کے ترجمے کو عام کرنے میں بہت کردار ادا کیا ہے۔ اس لیے یہ ترجمہ شمالی سندھ کے دور دراز دیہی علاقوں کی مساجد میں عام طور پر نظر آتا تھا۔

(۱۵) نور القرآن ۔ قرآن پاک کا منظوم ترجمہ (مولانا حاجی احمد ملاح):

'نور القرآن' قرآن پاک کا مکمل منظوم ترجمہ ہے۔ اس کا مترجم الحاج احمد م ملاح (۱۹۶۷ء) ہے۔ مولانا حاجی احمد ملاح نے سب سے پہلے قرآن پاک کے آخری پارہ 'عم' کا منظوم ترجمہ شایع کرایا تھا۔ یہ ترجمہ دارالاشاعت حیدرآباد نے شایع کیا تھا، اس کے بعد حاجی احمد ملاح نے مکمل قرآن پاک کو نظم کی شکل میں ترجمہ کیا۔ اس ترجمہ کو ارباب اللہ جڑیو نے فوٹو آفسیٹ پر کراچی سے طبع کرایا۔ اس ترجمہ کو دوبارہ مہران آرٹس کاؤنسل سندھ نے سندھ ٹیکسٹ بورڈ حیدرآباد سے ۱۹۷۸ء میں شایع کرایا۔ آرٹس کونسل والے طبع شدہ ترجمے کا مقدمہ علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی نے لکھا ہے۔ اس کے بعد ۱۴۱۵ھ / ۱۹۹۴ء میں سعودی عرب کے امیر شہزادہ ولید بن طلال ابن عبدالعزیز آل سعود کی طرف سے ہزاروں کی تعداد میں سندھ میں یہ منظوم سندھی ترجمہ تقسیم کیا گیا۔ اس کے باوجود یہ ترجمہ مسلسل شایع ہو رہا ہے، اور عوام خواہ خواص میں نہایت مقبول ہے۔

سندھ کا ادب تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ علمائے سندھ نے قدیم سندھی نظم میں قرآن پاک کے تراجم وتفاسیر تالیف کئے ہیں اور وہ سب کے سب تفاسیر کے زمرے میں شامل ہوتے ہیں، لیکن مولانا حاجی احمد ملاح سندھ کے اولین مترجم میں ہیں، جنھوں نے مکمل قرآن پاک کا خالص منظوم ترجمہ کیا ہے۔ علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی کے رائے کے مطابق 'حاجی احمد ملاح کا یہ ترجمہ نئی طرز پر اپنی نوعیت کا پہلا ترجمہ ہے۔ (۳۵) ہم جب نور القرآن کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی صاحب کی رائے بلکل درست نظر آتی ہے۔ اور واقعی یہ ترجمہ اپنی نوعیت کا یہ ایک شاہکار ترجمہ ہے۔ اس ترجمہ میں نظم کی نوعیت قدیم سندھی ''بیت'' کی ہے۔ سندھی بیت سندھ کی کلاسکی شاعری کی بہترین صنف ہے۔ سندھ کے عظیم قومی شاعر شاہ عبداللطیف کی شاعری بھی اسی ''بیت'' کی صنف پر مشتمل ہے۔ اس لئے اس منظوم ترجمہ سے شاہ عبداللطیف بھٹائی کا یہ شعر سامنے آتا ہے۔ جی تو بیت بھانیا۔ سی آیتون آھن۔ (یعنی جس کو تم نے بیت سمجھا

ہے، وہ آیات ہیں)۔

شاہ عبداللطیف بھٹائی کے اس دعویٰ کو حاجی احمد ملاح نے سچ کر کے دکھایا۔ اور یہ منظوم ترجمہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ سندھی زبان کی قدیم شاعری کی صنف اتنی وسعت حاصل کر چکی ہے کہ اس میں قرآن پاک کے الہامی آیات کے مضمون کو بیان کیا جاسکتا ہے۔ اس منظوم ترجمہ میں حاجی احمد ملاح نے قرآن پاک کے ترجمہ کے اصول وضوابط کی احسن طریقہ سے پابندی کی ہے۔ اور کہیں بھی ان اصول وضوابط سے روگردانی نہیں کی۔ ترجمہ میں الفاظ کی بناوٹ، ترکیبات، محاورات کا استعمال علمی نقطہ نظر سے اعلیٰ کمال سے کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں قواعد صرف ونحو ولغت عرب کی پوری رعایت رکھی گئی ہے اس علمی وادبی نقطۂ نگاہ سے حاجی احمد ملاح کا یہ سندھی منظوم ترجمہ سندھی علم وادب میں ایک شاہکار کی حیثیت رکھتا ہے۔

(۱۶) قرآن کریم مترجم مع حاشیہ (مولانا محمد رفیق خوشنوس):

قرآن پاک کا یہ ترجمہ مع حاشیہ مولانا محمد رفیق خوشنوس نے کیا ہے۔ اس ترجمہ کو بڑی تختی پر شیخ غلام حسین اینڈ سنز لاہور نے شایع کرایا۔ یہ ترجمہ ۵۵۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ ترجمہ بامحاورہ سندھی نثر میں ہے اور جدید سندھی کے مروج اصولوں پر مبنی ہے۔ اس ترجمہ کو سندھ کے دور دراز دیہی علاقوں تک پہنچانے میں پنجاب کے کتب فروشوں کا اہم کردار ہے۔ اس لئے یہ ترجمہ بھی سندھ کی مساجد میں عام طور موجود نظر آتا تھا۔

(۱۷) قرآن پاک مترجم (خان بہادر میر گل حسن ٹالپور):

قرآن پاک کا یہ مکمل سندھی ترجمہ خان بہادر میر گل حسن ٹالپور نے کیا ہے۔ یہ ترجمہ سندھی زبان میں اہل تشیع مسلک کا اولین ترجمہ ہے۔ اس ترجمہ کو میاں محمد جعفر رحمت اللہ خواجہ نے اپنے خرچ پر فل اسکیپ سائیز میں ۱۹۱۱ء میں شایع کرایا تھا اور بغیر عربی متن کے صرف آیات کے نمبر دے کر ان کا سندھی ترجمہ دیا گیا تھا۔ یہ ترجمہ اب ناپید ہے۔ ہوسکتا ہے کہ سندھ کے خاص اہل تشیع مسلک سے وابستہ اشخاص کے پاک تبرک کے طور پر موجود ہو۔ علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی نے پہلے مرتبہ اس ترجمہ کی نشان دہی کی تھی۔ (۳۶)

(۱۸) قرآن پاک مترجم (مولانا عبدالغفور):

قرآن پاک کے اس سندھی ترجمے کے مترجم مولانا عبدالغفور ہیں۔ مولانا عبدالغفور کا تعلق

کراچی کے قدیم سندھی آبادی والے علاقے کھڈہ سے تھا۔ مولانا عبدالغفور کے اس ترجمہ کے پہلے چار پارے رنگین عکسی بلاکس میں ماڈرن پبلشنگ ہاؤسنگ کراچی کے مالک میاں بشیر احمد نے شایع کرائے تھے۔ اس ترجمہ کے یہ چار پارے طبع ہونے کے بعد میاں بشیر احمد باقی پاروں کو شایع کرانے کی سعی میں مشغول تھے کہ اچانک اس جہان فانی سے رحلت کر گئے۔ اس لئے ترجمہ کا باقی کام ادھورارہ گیا۔ اور باقی ترجمے کے بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ ان کا کیا ہوا۔ بہرحال یہ طبع شدہ بامحاورہ ترجمہ ہے۔ اگر یہ ترجمہ مکمل شایع ہوجاتا تو سندھی تراجم میں ایک بیش بہا اضافہ شمار ہوتا۔ (۳۷)

(۱۹) قرآن پاک مترجم (مولانا محمد اسماعیل شکارپوری):

قرآن پاک کا یہ سندھی ترجمہ مولانا محمد اسماعیل شکارپوری نے کیا ہے۔ یہ ترجمہ بامحاورہ سندھی میں تالیف کیا گیا اور قلمی شکل میں مولانا اسماعیل کے اولاد کے پاس تبرکاً موجود تھا۔ سیارہ ڈائجسٹ کے قرآن نمبر میں پروفیسر محمد سلیم اس ترجمہ کے متعلق رقمطراز ہیں کہ مولانا محمد اسماعیل کا یہ ترجمہ بامحاورہ اور اپنی نوعیت کا منفرد ترجمہ ہے۔ (۳۸) راقم جب ۱۹۹۰ء میں سندھی زبان میں قرآن پاک کے تراجم وتفاسیر پر پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالا تیار کر رہا تھا، تو اس دوران اس ترجمہ کے متعلق مواد حاصل کرنے کے لیے شکارپور کا سفر کیا اور مولانا محمد اسماعیل کے اولاد سے ملاقات کی۔ انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ واقعی مولانا محمد اسماعیل نے قرآن پاک کا سندھی ترجمہ کیا تھا، لیکن ان کی وفات کے بعد ہماری بے توجہی کی وجہ سے کوئی شخص ہم سے عاریتاً لے کر غائب ہوگیا۔ اور اب اس ترجمہ کا کوئی پتہ نہیں، البتہ اس ترجمہ کے کچھ اوراق ان کے پاس تبرکاً موجود تھے۔

(۲۰) قرآن پاک مترجم ومحشیٰ (مولانا فرمان علی):

قرآن پاک کا یہ ترجمہ اصل میں اردو سے سندھی زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہ ترجمہ اردو میں اہل تشیع کے مشہور عالم مولانا فرمان علی کی تالیف ہے۔ اس ترجمہ کو سندھی زبان میں ترجمہ کرکے پیر ابراہیم ٹرسٹ کراچی نے ۱۹۷۵ء میں شایع کرایا ہے۔ ترجمہ کے سندھی مترجم کے متعلق ترجمہ میں کہیں بھی نشاندہی نہیں کی گئی ہے۔ یہ ترجمہ وحواشی ۸۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ مترجم نے

ترجمہ کرتے وقت ترجمہ کے اصول وضوابط کوملحوظ رکھنے کی کوشش کی ہے اور وہ اس میں بڑی حد تک کامیاب نظر آتے ہیں۔

(۲۱) کلام اللہ مترجم (مولانا عبدالوارث دل):

یہ قرآن پاک کا بغیر عربی متن کے بامحاورہ سندھی ترجمہ ہے۔ اس ترجمے کے مترجم مرحوم عبدالوارث دل ہے۔ مولانا عبدالوارث کو مولانا عبیداللہ سندھیؒ کی شاگردی اور قربت کا شرف حاصل تھا۔ ترجمے کے مقدمے میں مولانا عبدالوارث لکھتے ہیں کہ مولانا سندھی کی صحبت کی وجہ سے میرے دل میں یہ آرزو تھی کہ قرآن پاک کے الہامی پیغام کو غیر مسلم نوجوانوں تک پہنچانے کے لئے کوششیں کرنی چاہئے، تاکہ وہ اللہ کے حقیقی تعلیمات سے بھرور ہوسکیں۔ اس خیال سے انہوں نے مولانا تاج محمود امروٹی، مولانا محمد مدنی اور شاگردی کے زمانے میں مولانا سندھی کے درس کے دوران قرآن پاک کے ترجمہ وتفسیر کے سلسلے میں بیان کئے گئے علمی وتحقیقی نکات کو سامنے رکھ کر آسان سندھی زبان میں بغیر عربی متن کے یہ ترجمہ تیار کیا ہے۔ (۳۹) علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی کی رائے کے مطابق یہ ترجمہ بامحاورہ سندھی میں ہے اور مولانا عبدالوارث نے ترجمہ کرتے وقت عربی زبان کے قواعد وضوابط کو ہر لحاظ سے ملحوظ کرنے کی کوشش کی ہے۔ (۴۰) اس ترجمے کو مولانا عبیداللہ سندھی کتب خانہ نیوسعید آباد سندھ نے ۱۹۹۲ء میں شایع کرایا اور ڈیمی سائیز کے ۸۴۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہماری رائے میں مولانا عبدالوارث کا یہ بغیر عربی متن کے سندھی ترجمہ عصری درس گاہوں میں تعلیم حاصل کرنے والے غیر مسلم طلباء میں قرآن پاک کے اصل روح وپیغام کی اشاعت میں معاون ثابت ہوگا۔

(۲۲) قرآن پاک مترجم (پروفیسر عبداللہ تنیو):

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کے مشہور تفسیر 'تفہیم القرآن' کے عربی متن کے نیچے جو خالص ترجمہ شامل ہے، پروفیسر عبداللہ تنیو نے اس کا بامحاورہ ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ میں ایک ورق پر عربی متن اور اس کے سامنے سندھی ترجمہ دیا گیا ہے۔ پروفیسر صاحب ترجمہ کو بامحاورہ بنانے میں علمی نقطہ نظر سے بڑی محنت کی ہے۔ یہ ترجمہ ۳۹۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ ۱۹۹۵ء میں اس ترجمے کو سندھ مسلم سوسائٹی کی طرف سے شایع کرایا گیا ہے۔ اس کے بعد یہ ترجمہ مسلسل شایع ہورہا ہے۔

(۲۳) لفظ بہ لفظ ترجمہ: (مولانا غلام اصغر):

قرآن پاک کا یہ لفظ بہ لفظ ترجمہ مولانا غلام اصغر نے کیا ہے، اس ترجمہ کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس ترجمہ میں قرآن پاک کے آیت کے ہر لفظ کے سامنے سندھی، اردو، انگریزی اور فارسی زبان کے تراجم دیئے گئے۔ اس نوعیت کا یہ اولین ترجمہ ہے۔ مولانا غلام اصغر نے بڑی محنت اور مطالعہ سے یہ ترجمہ مرتب کیا ہے، اور ایسے محسوس ہوتا ہے، جیسے یہ چاروں زبانوں میں 'لغات القرآن' کو ایک جگہ مجتمع کیا گیا ہے۔ چونکہ انگریزی اور فارسی زبانوں کے صرفی ونحوی قواعد میں مشابہت پائی جاتی ہے، اس لئے ان کو قرآن پاک کے عربی متن کے ساتھ رکھا گیا ہے، تاکہ مبتدی کو ہر لفظ کے معنی اور مفہوم سمجھنے میں زیادہ سہولت ہو۔ اسی بنا پر انگریزی ترجمے کو متن کے دائیں طرف اور فارسی ترجمہ کو بائیں طرف رکھا گیا ہے۔ اس طرح اردو اور سندھی تراجم جن کے صرفی ونحوی قواعد ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، متصل رکھا گیا ہے۔ اس ترجمے کی بڑی خوبی یہ ہے کہ ترجمہ میں لفظ بہ لفظ ہر زبان کے عدد کے قوانین اور تذکیر وتانیس میں جو فرق پایا جاتا ہے اس کا پوری طرح خیال رکھا گیا ہے۔ اکثر مقامات پر عربی زبان کے واحد مؤنث کے صیغہ کا ترجمہ دوسری زبانوں میں مذکر اور جمع مذکر کے صیغوں میں آتا ہے۔ اس سلسلے میں اس پر خاص توجہ دی گئی ہے۔ ہر زبان میں صفت اور موصوف میں جو مقدم اور مؤخر کا فرق ہوتا ہے، اس کو ترجمہ کرتے وقت اشاروں سے واضح کیا گیا ہے۔ (۴۱) درحقیقت مولانا صاحب کے اس علمی کام کو دیکھ کر ان کی ادبی وتحقیقی خدمات کی داد دیے بغیر نہیں رہا سکتا۔ اس ترجمہ کے پہلے پندرہ پارے ۱۹۷۹ء میں مکتبہ اسحاقیہ کراچی نے شایع کئے تھے۔ ۱۹۹۸ء میں قرآن کاؤنسل گڈو ضلع سکھر نے قرآن پاک کے اس لفظ بہ لفظ چاروں زبانوں میں ترجمہ کو چار جلدوں میں شایع کرا کے بڑا علمی، ادبی وتحقیقی کام سر انجام دیا ہے۔

(۲۴) بیان القرآن فی ترجمۃ القرآن (مولانا عبدالوحید جان سرہندی):

قرآن پاک کے اس سندھی ترجمہ کا مترجم مولانا عبدالوحید جان سرہندی ہیں۔ مولانا سرہندی نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے یہ ترجمہ تیار کیا ہے۔ یہ ترجمہ دو حصوں میں شایع ہوا ہے۔ پہلا حصہ پہلے ۱۵ پاروں پر دوسرا باقی قرآن پاک کے پندرہ پاروں کے ترجمہ پر مشتمل ہے۔

مولانا عبدالوحید جان سرہندی نے یہ ترجمہ ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ / ۱۵ جنوری ۱۹۹۹ء میں مکمل کیا۔ (۴۲) اس کے بعد فقیر فیض محمد سکندری نے اس ترجمہ کو کتابت کرنا شروع کیا اور تقریباً دو سال کے عرصہ میں ۲۰ رجب ۱۴۲۲ھ / ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۱ء میں مکمل کیا۔ (۴۳) یہ ترجمہ ۹۲۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ مولانا سرہندی نے ترجمہ کرتے وقت ترجمہ کے جملہ اصول وقواعد کا بہت خیال رکھا ہے، اور کوشش کر کے بامحاورہ سندھی میں ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہی سبب ہے کہ ترجمہ پڑھنے میں شائستگی اور روانی قائم ہے۔ یہ ترجمہ آزادی کے بعد شایع ہونے والے تراجم میں جدید نثری تقاضاؤں پر تالیف کیا گیا ہے۔

(۲۵) قرآن پاک مترجم (علی خان ابڑو):

قرآن پاک کا یہ ترجمہ علی خان ابڑو نے کیا ہے۔ علی خان ابڑو نہ صرف انگریزی علم وادب پر مہارت رکھتے تھے بلکہ انہیں عربی، فارسی اور سندھی ادب وزبان پر بھی بڑا ملکہ حاصل تھا۔ علی خان نے برصغیر کے بلند مرتبہ علماء ومفسرین کے تراجم وتفاسیر کے مطالعہ کے بعد ۱۹۴۵ء میں اس ترجمہ کو سندھی زبان میں تیار کرنا شروع کیا۔ اور ۱۹۵۴ء میں مکمل کیا۔ (۴۴) باوجود دلی خواہش کے یہ ترجمہ ابڑو صاحب کی زندگی میں تو شایع نہیں ہوسکا، البتہ ۱۹۹۶ء میں ان کے فرزند کی سعی وکوشش سے سندھیکا اکیڈمی کراچی نے شایع کیا ہے۔ یہ ترجمہ دلکش گیٹ اپ میں ڈیمی سائیز کے ۱۰۱۵ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس ترجمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ علی خان صاحب نے ترجمہ کرتے ہوئے حواشی پر مختصر تفسیری نوٹس بھی دیے ہیں۔ اس سلسلے میں قرآنی آیات میں بیان کئے گئے قدیم اقوام کے حالات کا برصغیر اور خاص طور پر سندھ کے سماجی حالات کا موازنہ بھی کیا ہے۔ ترجمہ میں سادہ، صاف اور عام فہم الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اور عربی وفارسی کے دقیق الفاظ سے پرہیز کی گئی ہے۔ اس ترجمہ کا شمار سندھ کے مقبول تراجم میں ہوتا ہے۔ آج کل یہ ترجمہ بڑی تعداد میں فروخت ہورہا ہے اور سندھ میں قرآن پاک کے مقصد ومفہوم سمجھنے میں بڑا معاون ثابت ہورہا ہے۔

(۲۶) قرآن پاک مترجم (مولانا عبدالکریم قریشی):

قرآن پاک کا یہ سندھی ترجمہ مولانا عبدالکریم قریشی صاحب نے کیا ہے۔ مولانا عبدالکریم قریشی وقت کے عالم، فاضل، حکیم، سندھ اور بلوچستان کے دینی درسگاہوں کے سرپرست اعلیٰ اور روحانی پیشوا تھے۔ ضلع لاڑکانہ کے ابائی قصبہ ''بیر شریف'' میں اپنی زندگی میں ظاہری وباطنی علوم

کی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ سندھ میں تحریک ختم نبوت کے سرگرم رکن اور روح روان تھے۔ مولانا قریشی صاحب نے ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ / ۴ جنوری ۱۹۹۹ء کو رحلت فرمائی (۴۵)۔ ان کی سات تصانیف اب تک طبع ہوچکی ہیں۔ مولانا قریشی صاحب کا یہ ترجمہ سندھی تراجم میں اپنی نوعیت کا بہترین ترجمہ شمار ہوتا ہے۔ اس سے پہلے قرآن پاک کے جتنے سندھی زبان میں تراجم شایع ہوئے ہیں، وہ تو بامحاورہ ہیں یا تحت اللفظ۔ مولانا عبدالکریم نے ان روایات سے الگ ایک ایسا دلکش انداز اختیار کیا ہے، کہ یہ ترجمہ تحت اللفظ اور محاوراتی ترجمہ کا امتزاج محسوس ہوتا ہے۔ ترجمہ کرتے وقت زائد الفاظ استعمال کرنے سے پرہیز کیا گیا ہے۔ آیت کے ہر لفظ کے نیچے اس کا سندھی ترجمہ اسی قابلیت سے دیا گیا ہے کہ آیت کا کوئی بھی جز ترجمہ سے خالی نہیں ہوتا۔ ان خصوصیات کی بنا پر یہ ترجمہ سندھی دینی ادب میں ہر لحاظ سے ایک بہترین ترجمہ ہے۔ اس ترجمہ کے متعلق علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی کی رائے ہے، کہ یہ ترجمہ نہایت سلیس اور شستہ زبان میں ہے۔ اس لئے مولانا تاج محمود امروٹی کے ترجمہ کی طرح یہ ترجمہ بھی سندھ میں نہایت مقبول ہوگا۔ (۴۶) اور واقعہ یہی ہے کہ یہ ترجمہ سندھی میں بڑی تعداد میں شایع ہورہا ہے اور عام خواہ خاص میں مقبول ہے۔ اس ترجمہ کو سب سے پہلے ۱۹۹۶ء میں اسریٰ اسلامک فاؤنڈیشن نے شایع کرایا تھا۔ اور اب علمی مجلس سندھ کی طرف سے مسلسل شایع ہورہا ہے۔

(۲۷) درس القرآن (الاستاد غلام مصطفیٰ دادوی):

قرآن پاک کے معنی ومطالب کو بیان کرنے اور سکھانے کئے لئے ہمیشہ سے امت میں اس کے درس وتدریس اور تعلیم وتعلم کے مراکز قائم رہے ہیں۔ ناظرہ قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنا اور اس کے مطالب کو اسلوبِ رسالت کے ساتھ جاننا ایسا دائرہ کار رہا ہے، جس سے اس امت کے اکابرین اور مفسرین نے ہمیشہ ایک فرض منصبی کے طور پر پیش کیا ہے۔ دور حاضر میں جدید تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے قرآن فہمی کے لئے قرآن مجید کے تراجم کو کئی شکلوں میں پیش کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ سندھی زبان میں عام سندھی خوان قاری کے استفادہ کے لئے 'درس القرآن' کے نام سے یہ ایک منفرد علمی، ادبی ودینی کوشش ہے۔ قرآن مجید کے مستند معانی ومطالب سیکھنے کے لئے جدید اسلوب کے تحت یہ لفظ بہ لفظ رواں ترجمہ الاستاد غلام مصطفیٰ دادوی نے کیا ہے۔ اسریٰ

اسلامک فاؤنڈیشن اسریٰ یونیورسٹی سندھ نے پوری سندھ میں قرآن فہمی کے مراکز قائم کئے ہیں۔ ان مراکز میں قرآن فہمی کے سلسلے میں ''درس القرآن'' کے نام سے یہ لفظ بہ لفظ رواں ترجمہ الگ الگ پاروں کی صورت میں ۱۹۹۹ء میں شایع کرایا گیا۔ اس ترجمے کی خوبی یہ ہے کہ ہر آیت کے ہر ہر لفظ کی جدا جدا معنیٰ دیئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ معنیٰ کے تسلسل اور روانی کو قائم رکھنے کے لئے ہر آیت کا الگ بامحاورہ ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ الاستاد علامہ غلام مصطفیٰ دادوی نے ترجمہ کرتے ہوئے تمام تر حروف کی معنویت کو برقرار رکھتے ہوئے ضمائر کے ترجمے اور اسماء وافعال کی صرفی ونحوی صورتوں کا پورا خیال رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اس طرح عام سندھی خوان قاری اس سے بھرپور استفادہ حاصل کرسکتا ہے۔

(۲۸) قرآن کان فرقان تائین (محمد محسن پنہور):

اس ترجمے میں روانہ زندگی کے احکامات اور دنیا وآخرت کے بھلائی کے متعلق قرآن پاک کی آیات کا ترجمہ شامل کیا گیا ہے۔ اس ترجمے کا مترجم مرحوم محمد محسن پنہور ہیں۔ مرحوم محمد محسن ترجمے کے شروع میں لکھتے ہیں، کہ قرآن پاک کے اس ترجمے کے مرتب کرنے کا مقصد یہ ہے، کہ عام لوگوں میں قرآن شناسی کا ایسا ماحول پیدا کیا جائے تاکہ قرآن کا سمجھنا دلچسپ اور آسان ہوسکے۔ جب ایسا ماحول میسر ہوگا، تو عام آدمی کے لئے مختلف علماء مفسرین ومترجمین کی تالیفات سے مستفیذ ہونا آسان ہوسکے گا۔ اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے برصغیر کے مختلف بلند مرتبہ مفسرین ومترجمین کے تالیفات کے مطالعے سے یہ ترجمہ مرتب کیا ہے۔ (۴۷) بغیر عربی متن کا یہ ترجمہ ۳۹۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ ۲۰۰۱ء میں مرحوم مرتب کے فرزند طارق محسن پنہور نے سندھیکا اکیڈمی کراچی کے تعاون سے اس ترجمے کو شایع کراکر مفت فی سبیل اللہ تقسیم کیا جو علمی ودینی لحاظ سے بڑی خدمت ہے۔

(۲۹) قرآن پاک مترجم (ڈاکٹر عبدالحی ابڑو):

یہ ترجمہ دراصل مولانا قاضی عبدالرزاق اور محمد عثمان ڈیپلائی کے تراجم پر نظر ثانی کر کے تیار کیا گیا ہے۔ دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ سندھی کی صلاحکار کامیٹی نے ۱۹۵۰ء والی دھائی میں شایع ہونے والے سندھی تراجم کو نئی جدید ترتیب پر تصحیح کر کے شایع

کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس سلسلے میں یہ کام مولانا امیر الدین مہر صاحب کے سپرد کیا گیا لیکن بعد میں یہ احساس ہوا کہ دعوتی ذہن رکھنے والے قاری کے لئے یہ ترجمہ زیادہ سودمند نہیں ہوگا۔ اس کے بعد یہ کام پروفیسر ڈاکٹر عبدالحی ابڑو کے حوالے کیا گیا، جنہوں نے عربی، اردو اور سندھی تراجم کو سامنے رکھ کر بڑی محنت سے اس ترجمے کی ہمہ گیر تصحیح کا کام کیا ہے۔ (۴۸) اب یہ ترجمہ ۱۹۵۰ء والے ترجمہ سے اس قدر بامحاورہ اور الگ نظر آتا ہے کہ یہ محسوس نہیں ہوتا کہ یہ اصل ترجمہ ہے یا پہلے شایع شدہ ترجمہ کی تصحیح ہے۔ (۴۹) اس ترجمہ کو ریجنل سینٹر کراچی دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی نے ۲۰۰۶ء میں شایع کرایا ہے۔ اور قرآن پاک کے سندھی تراجم میں ایک بامحاورہ ترجمہ کی حیثیت سے ایک بیش بہا اضافہ ہے۔

❀❀❀❀

حواشی وحوالہ جات

۱: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی: 'تفسیر ہاشمی' سندھی ادبی بورڈ حیدرآباد سندھ، ۱۹۸۷ء، دیکھئے مقدمہ از غلام مصطفیٰ قاسمی، ص ۵_۶
۲: سید محمد عبداللہ ڈاکٹر: 'دائرۃ معارف اسلامیہ'، جلد 1/1، دانشگاہ پنجاب لاہور، ۱۹۷۸ء، ص ۱۴۱_۵
۳: محمد شفیع مفتی: 'جواہر الفقہ'، جلد اول، مکتبہ دارالعلوم کراچی، ۱۳۹۵ء، ص ۹۹
۴: دہلوی رحیم بخش مولانا: 'حیات ولی'، مکتبہ طیبہ بلال گنج لاہور، ۱۹۷۲ء، ۳۰۷
۵: 'تفسیر ہاشمی'، دیکھئے مقدمہ، ص ۱۷
۶: سید ابوظفر ندوی: 'تاریخ سندھ'، مطبع معارف اعظم گڑھ، ۱۹۴۷ء، ص ۳۲۳
۷: قاضی اطہر مبارکپوری: 'ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں'، مکتبہ عارفین کراچی، ۱۹۶۵ء، ص ۹۲
۸: بھٹی محمد اسحاق: 'برصغیر پاک وہند میں علم فقہ'، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور، ۱۹۷۳ء، ص ۲۷_۲۸
۹: ٹالپور محمد جمن: 'سندھ جا اسلامی درسگاہ'، سندھی ساعت گھر حیدرآباد، ۲۰۰۷ء، ص ۱۳۹
۱۰: لاکھو غلام محمد: 'کلھوڑا دور حکومت'، انجمن اتحاد عباسیہ پاکستان کراچی، ۲۰۰۴ء، ص ۴۰۱_۴۰۲
۱۱: ملکانی منگھارام: 'سندھی نثر جی تاریخ'، زیب ادبی مرکز حیدرآباد سندھ، ۱۹۷۷ء، دیکھئے مقدمہ از علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی، ص ۹۰۷
۱۲: وفائی دین محمد مولانا: 'تذکرہ مشاہیر سندھ' جلد دوم، سوم، سندھی ادبی بورڈ حیدرآباد سندھ، ۲۰۰۵، ص ۴۲۷
۱۳: بلوچ نبی بخش خان ڈاکٹر: 'سندھی بولی ادب جی تاریخ'، پاکستان اسٹڈی سینٹر سندھ یونیورسٹی جامشورو، ۱۹۹۰ء، ص ۳۹۲_۳۹۴
۱۴: قریشی حامد علی خانائی: ٹالپور دور جو سندھی نثر نگار، سماہی مہران، ۱۹۷۹ء، ص ۱۵۷
۱۵: مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی: 'تفسیر ہاشمی'، سندھی ادبی بورڈ حیدرآباد سندھ، ۱۹۸۷ء، دیکھئے مقدمہ از علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی، ص ۱۲

۱۶: مخدوم نورنگ کا اصل نام نوراللہ ہے۔ بڑے عالم وصوفی بزرگ گزرے ہیں۔ ملتان کے غوثیہ درگاہ کی طرف سے سندھ میں خلیفہ مقرر تھے۔ان کی اولاد 'نورنگ زادہ' کہلواتی ہے۔ بحوالہ عبدالغنی عبداللہ: تاریخ سندھ، حصہ سوم، انسٹیٹیوٹ آف سندھالوجی جامشورو سندھ، ۱۹۸۴ء،ص ۱۵۸

۱۷: تذکرہ مشاہیر سندھ، جلد دوم وسوم،ص۲۹۴،۲۹۶

۱۸: محمد صدیق مولانا: 'قرآن پاک مترجم محشیٰ'، مطبع حسینی ممبئی، ۱۳۱۷ھ،ص ۵۳۸

۲۰: قاضی شرف الدین: 'قرآن پاک مترجم مع مختصر حاشیہ'، قلمی،ص ۱۰۴۸

۲۱: راقم نے مولانا امروٹی کی سورۂ یٰس کے منظوم تفسیر کو جدید طرز پر ایڈٹ کرکے مولانا عبدالخالق کنڈیاروی اکیڈمی جام نوراللہ تعلقہ کنڈیارو کے تعاون سے شایع کرایا ہے۔

۲۲: سید محمود شاہ بخاری ڈاکٹر: 'وطن جی آزادی جو امام' شہباز پبلیکشن حیدرآباد، سندھ، ۱۹۸۴ء، ص ۴۹

۲۳: تفسیر ہاشمی، دیکھئے مقدمہ،ص ۱۷۔۱۸

۲۴: وطن جی آزادی جو امام،ص ۱۵۱۔۱۵۲

۲۵: تفسیر ہاشمی، دیکھئے مقدمہ،ص ۸

۲۶: مولانا نور محمد عادل پوری: ''قرآن مجید وفرقان حمید مترجم'' مطبع کراچی پریس لاہور، ۱۹۳۰ء، دیکھئے مقدمہ،ص ۲

۲۷: سید ممتاز حسین ڈاکٹر: 'سندھ مدرسۃ الاسلام جو سندھ جی علمی، ادبی ۽ سماجی تاریخ میں حصو، (قلمی)،ص،۱۷۳

۲۸: علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی: 'قرآن پاک جا سندھی ترجمۂ تفسیر، سہ ماہی مہران۔،سندھی ادبی بورڈ حیدرآباد سندھ، ۱۹۸۰ء،ص ۱۵

۲۹: پیرزادہ شاہنواز: 'الآھی آواز جو آلاپ، جلد اول، چندن پرنٹنگ پریس حیدرآباد سندھ، ۱۹۴۷ء،ص ۱۰۔۱۱

۳۰: حاجی شاہنواز نے دنیا کے کئی ممالک کے دورے کئے تھے۔اس ضمن میں مشرق وسطیٰ کے تاریخی مقامات کا سیر بھی کیا تھا۔قرآن پاک میں جن تاریخی مقامات کا ذکر آیا ہے،ان کے ترجمے کرتے وقت آخر میں آیت کا نمبر دے کر ان مقامات کے متعلق اپنے مشاہدتی تاثرات

کو پیش کیا ہے۔ ہماری رائے میں سندھی زبان میں یہ پہلا ترجمہ ہے، جس میں یہ منفرد انداز اختیار کیا گیا ہے۔

۳۱: میمن عبدالرؤف ڈاکٹر: 'مولانا عبداللہ کھڈ ہری'، ماہنامہ شریعت، ۱۹۸۵ء، ص ۱۲۔۲۲
۳۲: چاچڑ عبدالوہاب مولانا: 'شریعت سوانح حیات نمبر'، آکٹوبر ۱۹۸۱، ص ۹۴
۳۳: سومرو محمد عالم: قرآن شریف مترجم، قومی ھجرہ کاؤنسل اسلام آباد، ۱۹۸۳ء، ص ۳۔۴
۳۴: سومرو مظہرالدین ڈاکٹر: 'تحریک آزادی میں علمائے سندھ جو حصو، پی۔ایچ۔ڈی مقالہ، قلمی، سندھ یونیورسٹی جام شورہ، ۱۹۸۳ء، ص ۸۷
۳۵: ملاح حاجی احمد مولانا: 'نورالقرآن' مہران آرٹس کاؤنسل حیدرآباد سندھ، ۱۹۷۸، دیکھئے مقدمہ از علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی، ص ۵
۳۶: علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی: 'قرآن پاک جا سندھی ترجمۂ تفسیر، سہ ماہی مہران، ۱۹۸۰ء، ص ۱۶۵
۳۷: ایضاً، ص ایضاً
۳۸: پروفیسر محمد سلیم: 'قرآن پاک کے سندھی تراجم'، ماہنامہ سیارہ ڈائجسٹ، (قرآن نمر)، ص ۱۹۰
۳۹: مولانا عبدالوارث دل : ' کلام اللہ مترجم'، مولانا عبیداللہ سندھی کتب خانہ سعید آباد سندھ، ۱۹۹۲ء، دیکھئے مقدمہ ص ۳ ۴۰: ایضاً ص ۴
۴۱: مولانا غلام اصغر: 'لفظ بہ لفظ ترجمہ، قرآن کاؤنسل گڈو، ۱۹۹۸ء، دیکھئے مقدمہ ص الف
۴۲: سرہندی عبدالوحید مولانا: 'بیان القرآن فی ترجمۃ القرآن'، ص ۹۲۶ ۴۳: ایضاً
۴۴: ابڑو علی خان: 'قرآن مترجم'، سندھیکا اکیڈمی کراچی، ۱۹۹۶ء، دیکھیے مقدمہ، ص ۴
۴۵: سومرو محمد قاسم: 'سوانح حیات۔حضرت سائیں بیر وارا، روشنی پبلی کیشن کنڈیارو سندھ، ۲۰۰۴ء، ص ۶۵۵
۴۶: قریشی عبدالکریم مولانا: 'قرآن مجید مترجم'، علمی مجلس سندھ ۱۹۹۹ء، دیکھیے مقدمہ از علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی، ص الف
۴۷: پنہور محمد محسن: 'قرآن کان فرقان تائین، سندھیکا اکیڈمی کراچی، ۲۰۰۱ء، ص ۱۔۱۴
۴۸: ابڑو عبدالحی ڈاکٹر: 'القرآن الکریم مترجم'، ریجنل سینٹر دعوۃ اکیڈمی کراچی، ۲۰۰۶ء، دیکھئے مقدمہ، ص ۳۔۴ ۴۹: ایضاً